آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چودھوین کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

طلع البدر علینا من ثنیات الوداع

وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

سوائے خاص صورتونکے بلا وصول پیشگی قیمت کسی کے نام پرچہ جاری نہین کیا جاتا +

البدر

نمبر ۲۷ | قادیان دارالامان ۲۴ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۲۱ء بروز جمعہ | جلد ۲

ملفوظات وحالات حضرت امام الزمان سلمہ الرحمٰن

۱۱- جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

پانچون نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

خالق اور مخلوق کے کلام میں فرق

تمباکو کے مضرات کے متعلق ایک انگریزی ٹریکٹ مجلس مین پڑہا جارہا تھا کہ جس مین قریباً کل بیماریون کا باعث تمباکو کا استعمال قرار دیا گیا تھا اور تمباکو کی مذمت مین بہت مبالغہ کیا ہوا تھا۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ خدا کی بات اور مخلوق کی بات مین کس قدر فرق ہوا کرتا ہے تو ساتھ ہی منافع بھی بیان کرتا ہے کیونکہ کوئی شے ایسی نہین ہے کہ جس مین کچھ پہلو نفع کا نہ ہو۔ لیکن مخلوق کی کلام کو دیکھو کہ نقصانات کے بیان کرنے مین کس قدر مبالغہ کیا ہے اور تمباکو کے نفع کا نام تک بھی نہین لیا +

تمباکو کے بارے مین اگرچہ شریعت نے کچھ نہین بتلایا لیکن ہم اسے اس لئے مکروہ خیال کرتے ہین کہ اگر پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ مین یہ ہوتا تو آپ اسکے استعمال کو منع فرماتے +

غرباء کی فضیلت امراء پر

فرمایا کہ بڑا حصہ دین کا غربا نے لیا ہوا ہے دیکھا جاتا ہے کہ فسق وفجور اور ظلم وغیرہ اکثر امراء کے حصہ مین ہے اور صلاحیت اور تقوےٰ اور عجز ونیاز غربا کے ذمہ۔ پس گروہ غربا کو بدقیمت نہ خیال کرنا چاہیئے خدا کے ان پر بڑے فضل اور اکرام ہین۔ حقوق کی دو قسمین ہین ایک حق اللہ اور ایک حق العباد۔ حق اللہ مین بھی امراء لوگ سستی اختیار کرتے ہین مثلاً نماز کے وقت جماعت مین ان کو غربا کے پاس کھڑا ہونا عار معلوم ہوتا ہے اور ان کو حقیر جانتے ہین اپنے پاس ان کو بٹھانا تو حقارت خیال کرتے ہین غرضیکہ اس طرح سے حق اللہ کے بجالانے مین وہ بے نصیب رہتے ہین۔ کیونکہ مساجد تو اصل مین بیت المساکین ہوتی ہین حق العباد مین ان کو خاص خاص خدمتون مین حصہ نہین مل سکتا کیونکہ جو غریب ہوتا ہے اسکو کسی قسم کی خدمت سے بھی انکار نہین ہوتا۔ پاؤن وہ دبا سکتا ہے پانی لا سکتا ہے کپڑے دھو سکتا ہے اور بھی ادنےٰ سی ادنےٰ خدمت حتےٰ کہ نجاست پھینکنے کا موقعہ ہو تو وہ بھی بجا لا سکتا ہے لیکن امراء کو ایسے کامون سے ننگ وعار ہوتی ہے وہ انکو اس کے خلاف خیال کرتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث بالکل سچی ہے کہ مساکین پانچسو برس اول جنت مین جاوینگے +

۱۲- جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازین حضرت اقدس نے باجماعت ادا کین +

قبل از عشاء

عبد الغفور نامی ایک شخص کے آریہ مذہب اختیار کرنے پر فرمایا کہ اس طرح کے ارتداد سے اسلام کو کسی قسم کا نقصان نہین پہونچتا۔ یکجائی نظر سے دیکھنا چاہیئے کہ آیا اسلام ترقی کر رہا ہے یا تنزل۔ آنحضرت صلعم کیوقت جو بعض لوگ مرتد ہو جاتے تھے تو کیا ان سے اسلام کو نقصان پہونچتا تھا ہرگز نہین بلکہ میرا خیال ہے کہ یہ پہلو انجام کار اسلام کو ہی مفید پڑتا ہے اور اس طرح سے اہل اسلام کے ساتھ اختلاط کی ایک راہ کھلتی ہے۔ اور جب خدا تعالےٰ نے ایک جماعت کی جماعت اسلام مین داخل کرنی ہوتی ہے تو ایسا ہوا کرتا ہے کہ اہل اسلام مین کچھ اُدھر چلے جاوین۔ خدا کے کام بڑے دقیق اور اسرار سے بھرے ہوئے ہوتے ہین ہر ایک کی سمجھ مین نہین

۱۳- جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

کل نمازیں حضرت اقدس نے باجماعت ادا کیں + شام کے وقت بوجہ دوران سر حضرت اقدس نے نماز مغرب کے نوافل بیٹھکر ادا کئیے بعد اذان آندھی اور بارش کے آثار نمودار ہوئے اور تجویز ہوئی کہ نماز عشاء جمع کر لیجاوے چونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی طبیعت ناساز تھی اسلئے تشریف لے گئے مگر تاہم باجماعت نماز کا اسقدر آپ کو خیال تھا کہ تاکید فرمائی کہ تکبیر زور سے کہی جاوے کہ مین اندر سن لون اور باجماعت نماز ادا ہو جاوے +

عورتون کو وعظ

جو کہ حضرت اقدس ؑ نے ۱۲ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو اندرون خانہ بوقت بین العصر والمغرب فرمایا تھا اور دروازہ سے باہر دیوار کی اوٹ مین کھڑے ہو کر قلمبند کیا گیا چونکہ اکثر بیگمان بھی عورتونکے ہمراہ تھے جو اکثر شور کرکے سلسلۂ تسامع کو توڑ دیتے تھے اسلئے جہانتک بشریت کی استعداد نے موقع دیا اسکو بلفظہٖ نوٹ کیا گیا ہے +

اگرچہ آنحضرت صلعم کی بیویون سے بڑھکر کوئی نہین ہو سکتا مگر تاہم آپ کی بیویان سب کام کر لیا کرتی تھین جھاڑو بھی دے لیا کرتی تھین اور ساتھ اسکے عبادت بھی کرتی تھین چنانچہ ایک بیوی نے اپنی حفاظت کے واسطے ایک رسہ لٹکا رکھا تھا کہ عبادت مین اونگھ نہ آوے - عورتون کے لئے ایک ٹکڑا عبادت کا خاوندون کا حق ادا کرنا ہے اور ایک ٹکڑا عبادت کا خدا کا شکر بجالانا ہے خدا کا شکر کرنا اور خدا کی تعریف کرنی یہ بھی عبادت ہے دوسرا ٹکڑا عبادت کا نماز کو ادا کرنا ہے - کوئی شخص نواب تھا صبح کو نماز کے لئے نہین اٹھتا تھا ایک مولوی نے اسے وعظ سنایا اس پر نواب نے اپنے خادم کو کہا کہ مجھ کو صبح کو اٹھا دینا خادم نے دو تین مرتبہ اسکو جگایا جب ایک مرتبہ جگایا تو اس نے دوسیطرف کروٹ بدل لی جب دوبارہ اسطرف ہو کر جگایا - پھر اور طرف ہو گیا جب تیسری مرتبہ جگایا تو اس نے اٹھکر اس کو خوب مارا اور کہا کمبخت جب ایک مرتبہ نہین اٹھا تو تجھے معلوم نہ ہوا کہ ابھی نہ اٹھونگا پھر کیون جگایا اور اتنا مارا کہ وہ بیچارا بیہوش ہو گیا آپ ہی تو مولوی سے وعظ سنکر اسکو کہا تھا کہ مجھکو اٹھا دینا پھر جب اسنے جگایا تو اس بیچارے کی شامت آئی اسکی وجہ یہ ہے کہ جسکے پاس بہت سا حصہ جاگیر کا ہوتا وہ ایسے غافل ہو جاتے ہین کہ حق اللہ کا انکو خیال نہین آتا - امراء مین بہت سا حصہ تکبر کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے عبادت نہین کر سکتے - اور نہ دوسرا حصہ خلقت کیخدمت کا ان سے ادا ہوتا ہے خلقت کیخدمت کا یہ حال ہے کہ اگر کوئی غریب آدمی سلام کرتا ہے تو بھی بُرا مناتے ہین ایسا ہی عورتونکا حال ہے کوئی چھوٹی عورت آوے تو چاہئیے کہ بڑی کو سلام کرے - یہ دو ٹکڑے شریعت کے ہین حق اللہ اور حق العباد - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھو کسقدر خدمات مین عمر کو گزارا اور حضرت علی کی حالت کو دیکھو کہ اتنے پیوند لگائے کہ جگہ نہ رہی .... حضرت ابوبکر نے ایک بڑھیا کو ہمیشہ حلوا کھلانے کا طریق کر رکھا تھا - غور کرو کہ یہ کسقدر التزام تھا کہ جب آپ فوت ہو گئے تو اس بڑھیا نے کہا کہ آج ابوبکر فوت ہو گیا اسکے پڑوسیون نے کہا کہ کیا تجھکو الہام ہوا یا وحی ہوئی تو اس نے کہا نہین آج حلوا لیکر نہین آیا اسواسطے معلوم ہوا کہ فوت ہو گیا (یعنے زندگی مین ممکن نہ تھا کہ کسی حالت مین بھی حلوا نہ پہونچے) دیکھو کسقدر خدمت تھی ایسا ہی سب کو چاہئیے کہ خدمت خلق کرے ایک بادشاہ اپنا گذارہ قرآن شریف لکھکر کیا کرتا تھا - اگر کسی کو کسی سے کراہت ہووے اگرچہ کپڑے سے ہو یا کسی اور چیز سے ہو تو چاہئیے کہ وہ اس سے الگ ہو جاوے مگر روبرو ذکر نہ کرے کہ یہ دل شکنی ہے اور دل کا شکستہ کرنا گناہ ہے اگر کھانا کھانیکو کسی کے ساتھ جی نہین کرتا تو کسی اور بہانہ سے الگ ہو جاوے - اللہ تعالے فرماتا ہے - کہ

لا جناح علیکم ان تاکلوا جمیعًا او اشتاتًا ط

مگر اظہار نہ کرے یہ اچھا نہین اگر اللہ تعالے کو تلاش کرنا ہو تو مسکینونکے دل کے پاس تلاش کرو اسی لئے پیغمبرون نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا - اسی طرح چاہئیے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کرین اور نہ کوئی یہ کہے کہ ہمارا خاندان بڑا ہے - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آوگے تو یہ سوال نہ کرونگا کہ تمہاری قوم کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے - اسی طرح پیغمبر خدا نے فرمایا ہے اپنی بیٹی سے کہ اے فاطمہ خدا ذات کو نہین پوچھیگا اگر تم کوئی برا کام کروگی تو خدا تم سے اسواسطے درگزر نہ کریگا کہ تم رسول کی بیٹی ہو - پس چاہئیے کہ تم ہر وقت اپنا کام دیکھکر کیا کرو اگر کوئی چوہڑا اچھا کام کریگا تو وہ بخشا جاوے گا اور اگر سید ہو کر کوئی برا کام کرے گا تو وہ دوزخ مین ڈالا جاویگا حضرت ابراہیم نے اپنے باپ کیواسطے دعا کی وہ منظور نہ ہوئی - حدیث مین آیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام قیامت کو کہینگے کہ اے اللہ تعالے مین اپنے باپ کو اس حالت مین دیکھ نہین سکتا - مگر اسکو پھر بھی رسہ ڈالکر دوزخ کیطرف گھسیٹکر ذلت کے ساتھ لیجاوینگے (یہ عمل نہونے کی وجہ سے ہے کہ پیغمبر کی سفارش بھی کارگر نہ ہوگی +) کیونکہ اس نے تکبر کیا تھا پیغمبرون نے غریبی کو اختیار کیا جو شخص غریبی کو اختیار کریگا وہ سب سے اچھا رہیگا - ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا - حضرت نے اس کی بہت سی تواضع خاطرداری کی وہ بہت بھوکا تھا حضرت نے اسکو خوب کھلایا کہ اسکا پیٹ بہت بھر گیا رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی جب وہ سو گیا تو اسکو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا اور رضائی مین ہی کر دیا جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھکر کراہت کرینگے شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا جب لوگون نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے اس مین دست پھرا ہوا ہے حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تاکہ مین صاف کرون لوگون نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیون تکلیف اٹھاتے ہین ہم جو حاضر ہین ہم صاف کر دینگے - حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھکر پانی منگاکر خود ہی صاف کرنے لگے وہ عیسائی جبکہ ایک کوس نکلگیا تو اسکو یاد آیا کہ اسکے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہون اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اسکے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہین اسکو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو مین کبھی اسکو نہ دھوتا اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس مین اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالے کیطرف سے ہے پھر وہ مسلمان ہو گیا

کہتے ہین کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب لڑکون کی طرف راستہ مین دیکھا کرتے تھے تو اتنی شفقت کیا کرتے تھے کہ وہ لڑکے سمجھا کرتے کہ یہ ہمارا باپ ہے - اللہ تعالے قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ جو عورتین کسی اور قسم کی ہون ان کو دوسری عورتین حقارت کی نظر سے نہ دیکھین اور نہ مرد ایسا کرین کیونکہ یہ دل دکھانے والی بات ہے ورنہ اللہ تعالے اُس سے مواخذہ کریگا یہ بہت بری خصلت ہے یہ ٹھٹھا کرنا اللہ تعالے کو بہت برا معلوم ہوتا ہے لیکن اگر کوئی ایسی بات ہو جس سے دل نہ دکھے وہ بات جائز رکھی ہے جہانتک ہو سکے ان باتون سے پرہیز کرے - اللہ تعالے فرماتا ہے کہ عمل والے کو مین کس طرح جزا دونگا +

فَاَمَّا مَن طَغٰی وَ آثَرَ الحَیٰوۃَ الدُّنیَا فَاِنَّ الجَحِیمَ ھِیَ المَاْوٰی + جو شخص میرے حکمون کو نہین مانیگا مین اسکو بہت بری طرح سے جہنم مین ڈالونگا اور ایسا ہو گا

کہ آخر جہنم تمہاری جگہ ہوگی + واما من خاف مقام ربہ

ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ھی الماوے

اور جو شخص میری عدالت کے تخت کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈریگا اور خیال رکھیگا تو خدا تعالے فرماتا ہے کہ میں اسکا ٹھکانا جنت میں کرونگا قرآن شریف میں اللہ تعالے فرماتا ہے۔ کہ

عبس وتولے ان جاءہ الاعمی وما یدریک لعلہ

یزکی۔ او یذکر فتنفعہ الذکرے + اس سورۃ کے نازل ہونے کی وجہ یہ تھی کہ حضرت کے پاس چند قریش کے بڑے بڑے آدمی بیٹھے تھے آپ انکو نصیحت کر رہے تھے کہ ایک اندھا آگیا اس نے کہا کہ مجھ کو دین کے مسائل بتلا دو حضرت نے فرمایا کہ صبر کرو اسپر خدا نے بہت غصہ کیا آخر آپ اسکے گھر گئے اور اسے بلا کر لائے اور چادر بچھادی اور کہا کہ تو بیٹھ اس اندھے نے کہا کہ میں آپ کی چادر پر کیسے بیٹھوں آپ نے وہ چادر کیوں بچھائی تھی اسواسطے کہ خدا کو راضی کریں تکبر اور شرارت بُری بات ہے ایک ذراسی بات سے ستر برس کے عمل ضائع ہو جاتے ہیں لکھا ہے کہ ایک شخص عابد تھا وہ پہاڑ پر رہا کرتا تھا اور مدت سے وہاں بارش نہ ہوئی تھی ایک روز بارش ہوئی تو پتھروں پر اور روڑیوں پر بھی ہوئی تو اسکے دل میں اعتراض پیدا ہوا کہ ضرورت تو بارش کی کھیتوں اور باغات کے واسطے ہے یہ کیا بات ہے کہ پتھروں پر ہوئی یہی بارش کھیتوں پر ہوتی تو کیا اچھا ہوتا اسپر خدا نے اسکا سارا ولی پنا چھین لیا آخر وہ بہت ساغمگین ہوا اور کسی اور بزرگ سے استمداد کی تو آخر اسکو پیغام آیا کہ تو نے اعتراض کیوں کیا تھا تیری اس خطا پر عتاب ہوا ہے۔ اس نے کسی سے کہا کہ ایسا کر کہ میری ٹانگ میں رسا ڈالکر پتھروں پر گھسیٹ پھر اس نے کہا کہ ایسا کیوں کروں اس عابد نے کہا کہ جس طرح میں کہتا ہوں اسی طرح کرو آخر اس نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ اسکی دونوں ٹانگیں پتھروں پر گھسیٹنے سے چھل گئیں تب خدا نے فرمایا کہ بس کر اب معاف کر دیا۔ اب دیکھو کہ لوگ کتنے اعتراض کرتے ہیں ذرہ زیادہ بارش ہو جاوے تو کہتے ہیں کہ ہم کو ڈبونے لگ گیا ہے اور ذرا توقف بارش میں ہو تو کہتے ہیں کہ اب ہمکو مارنے لگا ہے یہ اعتراض کیسے بُرے ہوتے ہیں دیکھو تقوے کیسا گم ہو گیا ہے اگر ایک دو آنہ رستے میں ملجاویں تو جلدی سے اٹھا لیتا ہے اور پھر اسکو کسی سے نہیں کہتا حالانکہ تقوے کا کام یہ تھا کہ اسکو سب کو سناتا اور جسکے ہوتے تو اسکے حوالہ کرتا۔ پھر کہتے ہیں کہ بارش نہیں ہوتی بارش کیسے ہو اللہ تعالے بہت سے گناہ تو معاف ہی کر دیتا ہے۔ اگر زیادہ بارش ہو تو دہائی دیتے ہیں اگر دھوپ زیادہ ہو تو بھی دہائی دیتے ہیں ان سب حالتوں میں انسان تقوے سے خالی ہوتا ہے پس چاہیئے کہ صبر کرے اگر صبر نہ کرے تو پھر کافر ہو کر تو روٹی کھانی حرام ہے انسان کو چاہیئے کہ کبھی خدا پر اعتراض نہ کرے دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۱ لڑکیاں ہوئیں آپنے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا اور جب کوئی غم ہوتا تو انا للہ ہی کہتے رہے۔ اب اگر کسی کا لڑکا مر جاوے تو برس برس تک روتے ہیں اگر اللہ تعالے کشایش دیوے تو تعریف کرتے ہیں مگر ذرا سختی آجاوے تو فوراً پھر جاتے ہیں۔ ایک شخص کی یہاں بیوی فوت ہو گئی وہ فوراً دہریہ ہو گیا انسان کو چاہیئے کہ علاقہ خدا کے ساتھ ایسا رکھے کہ کبھی سختی آوے تو توڑنا نہ پڑے گویا کبھی نہیں آئی +

حضرت ایوب ع کتنے صابر تھے کہ خدا تعالے نے شیطان سے کہا کہ دیکھ میرا بندہ کتنا صابر ہے اس نے کہا کہ کیوں نہ ہو بکریاں بہت ہیں آرام سے کھاتا پیتا ہے۔ خدا نے فرمایا کہ میں نے تجھکو اس کی بکریوں پر مسلط کیا اس نے سب کو فنا کر دیا اور حضرت ایوب ع کے خادم نے خبر پہونچائی کہ تمہاری بکریاں سب مرگئیں آپنے فرمایا کہ تو یوں کیوں کہتا ہے کہ میری بکریاں مرگئیں وہ تو خدا کی تھیں اس نے اپنی امانت واپس لے لی پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھ میرا بندہ ایوب ع کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ ہاں اسکو یہ خیال ہے کہ اونٹ بہت سے ہیں بکریاں فنا ہوگئیں تو کیا ہو گیا ان سے سب طرح کے کام چل سکتے ہیں۔ خدا نے فرمایا کہ میں نے تجھ کو اونٹوں پر بھی مسلط کیا پھر سب اونٹ فنا ہوگئے اور اسیطرح خادم نے خبر دی تو حضرت ایوب ع نے وہی کہا کہ میرے نہیں تھے یہ تو خدا نے دیئے تھے اس نے واپس لے لئے پھر کیا افسوس ہے۔ پھر شیطان سے خدا نے فرمایا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے اس نے کہا کہ اسکے دل میں تقویت ہے کہ گائیاں بہتیری ہیں ان سے سب کچھ حاصل ہو سکتا ہے آخر ان پر بھی اسی طرح شیطان کو مسلط کیا گیا۔ وہ بھی فنا ہوگئیں اور حضرت ایوب ع نے صبر کیا۔ پھر خدا نے فرمایا تو شیطان نے جواب دیا کہ اسکے پاس فرزند بہتیرے ہیں دل میں جانتا ہے کہ کیا ہوا یہ جیتے ہیں تو پھر بہت سامال اکٹھا ہو جاوے گا خدا نے اسکے فرزندوں کو بھی وفات دیدی۔ پھر شیطان نے کہا کہ خدایا اس کی تندرستی بہت ہے اسکو اس کی بدولت سب کچھ مل سکتا ہے آخر یہ ہوا کہ نہایت بیمار ہو گئے اور تندرستی بھی جاتی رہی۔ مگر صبر کیا اور پھر خدا نے شیطان سے کہا کہ دیکھا میرا بندہ کیسا صابر ہے۔ شیطان چپ سا ہو گیا مگر ان کی بیوی جو ہمیشہ کھانا پکایا کرتی تھی شیطان اسکو راستہ میں ملا اور ایک بڈھی کی شکل میں اس سے کہا کہ تیرا خاوند ایسا ہی ایسا ہے تو اس کی کیوں خدمت کرتی ہے اس نے یہ بات حضرت ایوب ع سے کہی انہوں نے کہا کہ وہ تو شیطان تھا تو نے اسکی بات کیوں مانی میرے پاس کبھی میں اچھا ہو کر تجھکو سو بید مارونگا + پھر خدا کی رحمت ہوئی تو ایوب علیہ السلام کے پاس فرشتہ آیا اور اپنے پاؤں مار کر ایک چشمہ نکالا اس میں نہانے کیواسطے کہا حضرت ایوب ع اس میں نہا کر اچھے ہو گئے اور پھر بیوی کیطرف متوجہ ہوئے تو چونکہ آپ نے قسم کھائی تھی اللہ تعالے نے سمجھایا کہ بیوی تمہاری بے قصور ہے صرف ایک جھاڑو بجائے سو بید کے اسکے بدن سے چھو دو تاکہ قسم جھوٹی نہ ہووے۔ اب دیکھو کہ کتنا صابر ہونا ان کا ثابت ہوا ان کا قصہ خدا تعالے نے قرآن شریف میں باوجودیکہ صدہا سال گذر گئے تھے نقل کیا ہے اور پھر اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ولنبلونکم

بشیءٍ من الخوف والجوع ونقصٍ من الاموال والانفس والثمرات الخ کبھی ہم تمکو نہایت فقر وفاقہ سے آزمائیں گے اور کبھی تمہارے بچے مرجا دینگے۔ تو جو لوگ مومن ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ خدا کا ہی مال تھا۔ ہم بھی تو اسی کے ہیں۔ پس خدا تعالے فرماتا ہے کہ انہی لوگوں نے جو صبر کرتے ہیں میرے مطلب کو سمجھا ہے ان پر میری بڑی رحمتیں ہیں جنکا کوئی حد وحساب نہیں تو دیکھو کہ یہ باتیں ہیں ان پر عمل کرنا چاہیئے غریب آدمی کے ساتھ تکبر کے ساتھ پیش نہیں آنا چاہیئے +

کسر صلیب

سپر چولزم ایک علم ہے جو علم توجہ کی ایک شاخ ہے۔ ایک خاص قسم کی مشق سے ایک انسان کو بیہوش کر دیا جاتا ہے اور اس کی روح دوسری روحوں سے ملاقات کر کے کچھ حالات دریافت کر سکتی ہے مگر یہ سب کچھ ایک حد تک ہوتا ہے اور اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ اس علم کے ماہر حقیقی علم غیب کے جاننے پر قادر ہو جاتے ہیں۔ امریکہ میں اس علم کی ایک سوسائٹی ہے جہاں پر حضرت مسیح ع کی قبر اور موت کے اشتہارات روانہ کئے گئے تھے اس سوسائٹی نے اسپر اپنی رائے کا اظہار ایک خط کے ذریعہ سے کیا ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ اسوقت یہ ہمارا مقصود نہیں ہے کہ ہم اس علم پر

... اسکی تاریخ مقرر ہوئی ہے + (۳) نیا مقدمہ جو کہ حکیم فضلدین صاحب کیطرف سے بنام مولوی کرم الدین صاحب زیر دفعہ ۱۱۴ تعزیرات ہند بجرم سرقہ کتاب نزول المسیح دائر کیا ہوا ہے جسکی اول تاریخ پیشی ۲۰ جولائی تھی اسمیں ۳م
۳م صرف مستغیث کا بیان لیا گیا ہے۔ اور آیندہ ۱۳-۱۰ اگست تاریخ پیشی قرار دی گئی ہے +

بحث کرین کہ اس کے عامل کہانتک اپنے دعاوی مین راستی پر ہین صرف یہ دکھانا مقصود ہے کہ خدا کے وعدون کے موافق حضرت مسیح موعود اسلام کے انتشار روحانیت سے کس طرح زمین کا تختہ پلٹ دیا ہے اور دلون اور دماغون مین تغیر پیدا کر دیا ہے۔ اور آپ کی تائید مین کس طرح اہل زمین عیسویت کی تردید مین ہاتھ بٹا رہے ہین اور مسیح کو آسمان سے اتار کر زمین مین ایک میت دفن شدہ ثابت کیا جا رہا ہے۔ اس خط کا خلاصہ یہ ہے +

ڈیر سر

آپ کی چٹھی اور دوسرے کاغذات وصول ہوئے اس اپنی چٹھی کے ساتھ ایک علیحدہ پیکٹ مین دو زلی کے دو لکچر ارسال کرتا ہون جہانتک مین خیال کرتا ہون مسیح علیہ السلام کی نسبت جسقدر بیانات درج کاغذات ہین ہماری روحانی تعلیم کے لحاظ سے وہ بالکل ٹھیک ہین کسی دوسرے حلقہ مین ڈاکٹر ای ایل ٹو دی ڈیوٹ ٹال ہوگا سے مین پھر دریافت کرونگا۔ میرا خیال ہی کہ بعض اعلے درجہ کی روحون نے بھی ہمین بتلایا ہے کہ مسیح واقعہ صلیب سے ۱۲ سال بعد فوت ہوا ہے اور یہ بھی خبر دی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ایک پیتل کی تختی ملیگی جو کہ اسوقت ریت مین دبی ہوئی ہے جسپر مسیح کی موت کے متعلق تمام ضروری باتین پائی جاوینگی +

...... روحون کی ہدایت کے مطابق ہم عنقریب پہاڑون مین جانے والے ہین جہان ہمین عمدہ ہوا عمدہ پانی ملیگا عالم ارواح نے ہمین بتلایا ہے کہ وہ ہم مین ہوکر لکچر دیوینگے گیت گاوینگے اور ہر ایک باجے کو بجا وینگے۔ اور ہمارے دو گروہ ہر ایک قسم کے بیمارونکو شفا بخشینگے اور ہمین ایسے ذرائع ملینگے کہ جن کے وسیلہ سے ہم سچے روحانی کامون کی اشاعت کر سکین بالکل وہ لٹریچر ہوگی جو کہ عالم ارواح سے ہمین بتلائی جاویگی اور ہمین سب سے اعلے وہ مقام دیا جاویگا جو کہ فانی عالم کو دیا جا سکتا ہے +

مین ۲۰ سال تک پادری کا کام کرتا رہا ہون مین اتفاقیہ اس کام مین ایک خصوصیت سے یقین دلانے والے ذریعہ سے راہ نمائی کیا گیا کہ مین اس کی حقیقت سے انکار کر ہی نہ سکا۔ مجھے اس علم کے خطرات کا بھی علم ہے +

روحین بتلاتی ہین کہ ایک نیک روح کی جگہ بد یا وحشی روحین ہوا کرتی ہین اور اس لئے جو شخص صرف نیکی اور روحون کی تعلیم چاہتا ہے ان کو چاہئیے کہ حرف بحرف انکی ہدایتون پر عمل کرے +

ہمین سوائے مرغی کے چوزون اور مچھلی کے کسی اور شے کے کھانے کی اجازت نہین ہے۔ ہمین اپنے جسمون کو پاک صاف رکھنا پڑتا ہے اور جو جسم تمباکو۔ شراب یا مارفیا سے آلودہ ہو اعلے درجہ کی روحون کی اوس سے ملاقات نہین ہوتی میرے نزدیک یہ ایک عظیم الشان اور پاکیزہ کام ہے +

ہمین بہت خوشی ہوگی اگر آپ اپنے کام اور تجارب کی نسبت زیادہ اطلاع دیوینگے اور اگر آپ لکھین گے تو ہم بھی آپ کو جواب دیوینگے +

راقم ڈی ٹی براننٹ ارکنسن سٹی کولو

۱۲- مئی سنہ ۱۹۰۳ء

نیوگ اور طلاق پر قطعی اور فیصلہ کن بحث

سلسلہ کیلئے دیکھو البدر نمبر ۲۶ مطبوعہ ۱۰ جولائی صفحہ ۲۰۶

(۴) ایک مجلس جس مین آریہ اور مسلمان مساوی التعداد ہون اور جسکا ایک سکرٹری مسلمان ہو اور دوسرا آریہ قائم کیجائے۔ دونون سکرٹریون کے پاس اپنی اپنی قوم کے اصحاب جواب لکھکر روانہ کر دین پھر وہ جماعت قومی اپنی قوم کے تمام جوابات مین سے منتخب کر کے جو بہترین جواب انہین نظر آوین انکو انہین اخبارون مین شائع کرا دین (۵) پھر اسکے بعد یہ تمام کارروائی ایک مستند کتاب کی صورت مین چھاپ کر شائع کر دیجاوے (۶) اہل لاہور کے فائدہ کے لئے اسقدر کیا جاوے کہ اس کتاب کے شائع ہونے سے پہلے چند منتخب مضامین دونو فریق ایک ایسی جگہ پر عام جلسہ کر کے سنا دیوین۔ جو دونون کے لئے مشترک ہو۔ غرض یہ تجویز پیش کی گئی تھی اور ہم ان آریہ صاحبان کی حق جوئی کے خیال کے اظہار کا شکریہ ادا کرتے ہین کہ انہون نے مہربانی سے ان تجاویز کو تسلیم کر کے لکھا ہے۔ کہ شرائط کی ہمارے نزدیک تو کوئی ضرورت نہین لیکن اگر آپ (یعنے ہم مسلمان) ان پر مصر ہون تو ہم کو ان شرائط کے ماننے مین کوئی عذر نہین چنانچہ ہمارے طرف سے کل ایک چٹھی آریہ سماج کیخدمت مین بھیجی گئی ہے کہ ہم شرائط کا قرار پاجانا ضروری سمجھتے ہین اور یہ شرائط سیدھی سادی اور صاف اور قابل عمل ہین اور ان مین کوئی بات ایسی نہین جو رد کرنے کے لائق ہو +

آریہ صاحبان نے اپنی چٹھی مین ہم اہل اسلام سے نیوگ پر اعتراضات کا مطالبہ فرما کر اس سلسلہ کو شروع کر دیا ہے اور نیز اپنے اشتہار ۱۲ مئی سنہ ۱۹۰۳ء مین ہمین اس بحث کے لئے پھر مدعو کیا ہی مگر چونکہ ہم مذکورہ بالا طریق کی بحث کو امن کے ساتھ فیصلہ کن سمجھتے ہین اور فریقین نے اسکو تسلیم کر لیا ہی لہذا بغرض احقاق حق حامیان اسلام کیخدمت مین بادب عرض کرتے ہین کہ وید مقدس اور ستیارتھ پرکاش کی بناء پر مسئلہ نیوگ پر جو جو اعتراض اور جرح انکے خیال مین عائد ہوتی ہے ایک مہینے کے اندر اندر خوشخط سلیس اور مہذب زبان مین لکھکر اس انجمن کے جنرل سکرٹری منشی تاج الدین صاحب احمدی ساکن کوچہ کوٹھیداران لاہور کیخدمت مین ارسال کر دین ان اعتراضات مین سے انتخاب کر کے ایک فہرست مرتب کر کے آریہ صاحبان کیخدمت مین ارسال کی جائے گی اور آگاہی عام کے لئے شائع بھی کر دی جائیگی

اسی طرح ہم آریہ صاحبان سے التماس کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم مین اشتہار کے ذریعہ سے مسئلہ طلاق پر ان اعتراضات کو جمع کرین جو قرآن کریم کی بناء پر ہون۔ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اس حد تک شامل کر لین کہ جہان تک قرآن کریم کے معارض نہ ہون +

ہم امید کرتے ہین کہ یہ طریق فیصلہ دونون قومون عظیم الشان قومی مسائل کا ایک قطعی اور قومی فیصلہ ہوگا اور فریقین نہایت یکدلی اور حق جوئی سے ایک دوسرے کی باتون پر غور کرینگے۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ +

مورخہ ۱۳- مئی سنہ ۱۹۰۳ء + خاکسار معراج الدین عمر احمدی

جائنٹ سکرٹری انجمن فرقانیہ لاہور

ایضاً

نمبر ۲

حقیقت مین یہ بہت مبارک زمانہ کہا جا سکتا ہے کہ جس مین دو عظیم الشان قومون (جو ایک دوسرے کی اعضاء ہین) کے درمیان ان مسئلون مین تحقیقات کا عمدہ ذریعہ کھل گیا ہے۔ اختلاف مسائل ہمارے

ملک کی بدبختی کا سبب ہے اور لوگون مین تعصب اور ضد کی ناپاک آلائشون نے دلون پر اسقدر احاطہ کیا ہوا ہے کہ اپنی کمزور سے کمزور اور نامعقول بنے معقول باتون کی طرفداری کرنا فرض اور دوسرے کی مضبوط اور سچی اور معقول بات کیطرف غور تو کیا نظر اٹھا کر دیکھنا اور چھونا تک بھی بُرا سمجھا جاتا ہے۔ ہر طرح کی نفرت اور توہین آمیز غلط بیانیون سے سچائی اور معقولیت کے سر پہ خاک ڈالنے کی کوشش کیجاتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ملک مین نفاق زیادہ پھیلتا جاتا ہے اور ملک کی بدقسمتی کو فتح نصیب ہوتی جاتی ہے اور یہ ایک سچی بات ہے کہ اگر ہندوستان کو بھلے دن دیکھنا نصیب ہین تو قومین نہایت نیک نیتی سے نفاق اور ضد اور تعصب اور قومی نفرت کے نکردہ لباس کو تن سے اُتار کر ایکدوسرے کی باتون کو توجہ سے دیکھین گی اور ان پر سچے دل سے غور کرین گی اور جس بات مین صداقت اور معقولیت اور اعتدال اور قابلیت عمل اور توافق فطرت بڑھے ہوئے ثابت ہون اسکو اختیار کرنے مین تمام موانع ذات و گوت و مذہب وملت کو بھی جرأت سے دفع کردینگی + اور اپنی کمزور اور نامعقول بات کو بلا تامل ترک کردینگی یہی وہ بات ہے جس سے سچے طور پر ملک سے نفاقی دور ہو سکتی ہے +

ایسی تحقیقات کے وقت یہ ضروری بات ہے کہ دوسرے فریق پر وہ اعتراض پیش کئے جائین جو اپنے پر وارد ہوتے ہون اور ان مسائل پر اعتراض ہو جو دوسرے کے مذہب اور مسلمات پر عائد ہوتے ہون کیونکہ جس بات کو ایک فریق خود ہی نہین مانتا۔ اور وہ اسکا اپنا مذہب ہی نہین تو اسکے متعلق اسپر اعتراض کرنا سوائے اسکے کہ معترض کی نادانی اور حماقت ثابت کرے اور کیا ہو سکتا ہے۔ مثلاً جیسے ہم آریہ صاحبان پر مورتی پوجن کا اعتراض کرین تو جبکہ خود آریہ سماج کا یہ مذہب ہی نہین تو ہمارا ان پر اعتراض کرنا ہماری نادانی اور حماقت کا ثبوت ہوگا۔ اسی طرح آریہ صاحبان کا ہم پر یہ اعتراض کرنا کہ جبکہ زید حضرت سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلعم کا متبنے بیٹا جانتا ہے تو نیوگ کی اولاد کو اس عورت کے خاوند کی اولاد کہنے مین کیا اعتراض ہے حالانکہ صرف اسلام ہی ایک مذہب ہے جس نے کامل فطرتی اعتدال کو قائم کیا ہے اور ہر ایک ناحق اور خلاف واقعہ نسبت اور بات کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ دیا ہے۔ متبنی بنانے سے بھی چونکہ غلط منسوبات کی اشاعت اور سچے حق دارون کی حق تلفی واقع ہوتی تھی اس لئے اسلام نے جاہلیت کی رسم کا قلع قمع کردیا اور صاف

لفظون مین حکم دیا ہے وما جعل ادعیاءکم ابناءکم ذالکم قولکم بافواھکم واللہ یقول الحق و ھو یھدی السبیل ادعوھم لاٰبائھم ھو اقسط عند اللہ احزاب ۱ یعنے جنکو تم منہ سے بیٹا کہتے ہو ہم نے انکو تمہارا بیٹا نہین بنایا۔ یہ تمہارے منہ کی باتین ہین اور اللہ اس بات کو کہتا ہے جو حق اور واقعی ہے اور اس راہ کی ہدایت کرتا ہے جو سچی ہے انکو ان کے حقیقی باپون کے نام پر پکارا کرو۔ یہی بات اللہ تعالےٰ کے نزدیک انصاف اور سچ ہے + پھر ماسوا اسکے تبنیٰ کا لفظ قرآن مین موجود نہین۔ پھر بھی یہ کہنا کہ اسلام مین تبنیٰ جائز ہے یہ سراسر دل آزار حملہ نہین تو اور کیا ہے اسی طرح یہ آیت پیش کرکے وان اردتم استبدال زوج مکان زوج واٰتیتم احدٰھن قنطارا فلا تاخذوا منہ شیئا یعنے ان باتونکے بعد اگر تمہارا ارادہ اسی بات پر قائم ہو جاوے کہ اس بیوی کو طلاق دیکر کسی دوسری عورت سے نکاح کرلو تو جس بیوی کو تم طلاق دینا چاہو اس کو گو تم نے بہت سا خزانہ بھی دیا ہوتا ہم اس سے کچھ واپس نہ لو) یہ اعتراض کرنا کہ مسلمان ایک دوسرے کی بیوی کو آپس مین تبادلہ کر سکتے ہین صریح غلط ہے کیونکہ آیت قرآنی کے سیاق و سباق لفظ استبدال کے صاف طور پر یہی معنے ہین کہ ایک بیوی کو طلاق دیکر مستقل طور پر جدا کردینا اور اس کی بجائے کسی اور عورت سے جو کسی کی بیوی نہ ہو نکاح کر لینا ہین جو عورت کسی کی بیوی ہے اسکے ساتھ کوئی مرد نکاح نہین کر سکتا۔ آپس مین بیویون کا بدل لینا لفظ استبدال سے صراحتاً یا کنایتاً ہرگز مراد نہین اور جب ہم آواز بلند اس بات کو بیان کر رہے ہین کہ ایسی بات ہم مین حرام ہے۔ اور ہمارے معتقدات اور مسلمات کے بالکل مخالف ہے۔ اس لئے اصول حق جوئی کے رو سے یہ اعتراض پیش کرنا عقلمندی سے بعید ہے +

پھر اسی طرح ایک اور اعتراض ہے کہ بموجب آیت وربائبکم التی فی حجورکم من نسائکم التی دخلتم بھن فان لم تکونوا دخلتم بھن فلا جناح علیکم (یعنے تمہاری ان بیویون کی گیلڑ (یعنی پچھلگ) لڑکیان جن بیویونکے ساتھ تم صحبت داری کر چکے ہو۔ تم پر حرام ہین اور اگر تم نے بیویون سے ابھی صحبت داری نہین کی تو ان کی گیلڑ لڑکیون سے تم نکاح کر سکتے ہو) یہان پر صاف لفظ ربائب ہے جسکے معنے ان لڑکیون کے ہین جو کسی عورت کے پہلے خاوند کے نطفہ سے ہون۔ اب اللہ تعالےٰ نے صاف حکم کے ذریعہ سے ایسی لڑکیون کو ان مردون پر حرام کر دیا ہے جنکے ساتھ ان کی ماؤن کا نکاح لفظی اور عملی طور پر واقعہ ہو کر مکمل ہو چکا ہو۔ لیکن جس عورت کے ساتھ ابھی عملی طور پر نکاح ہی نہین ہوا تو اس کی لڑکی سے نکاح کرنا کیونکر قابل اعتراض ٹھہر سکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ نکاح بدون عملی حالت کے صرف لفظی طور پر مکمل ہوتا ہے کہ نہین تو اسکے متعلق یہ عرض ہے کہ جس قرآن کریم نے اس نکاح کی تعلیم کی ہے وہی اس بات کو صراحت سے قرار دیتا ہے کہ صحبت داری سے پہلے پہلے نکاح کامل نہین ہوتا۔ چنانچہ سورہ احزاب مین ہی صاف فرمایا ہے کہ لفظی نکاح ہو جانے کے بعد جن عورتون کو بغیر صحبت داری طلاق دیدیا جاوے تو وہ مہر کی حقدار نہین ہو سکتین لیکن اگر مہربانی سے کچھ دیدیا جاوے تو مضائقہ نہین اور نہ ہی انکے لئے عدت ..... ہوتی ہے اور یہ بات معقول بھی ہے کیونکہ یہ مسلم بات ہے کہ معاہدات بلا عملدرآمد معاہدین ناقص اور کالعدم ہوتے ہین + ماسوا اسکے ہمارے معتقدات اور مسلمات مین یہ باتین ہرگز نہین تو ایسی صورت اور ایسی حالت مین اس قسم کے اعتراضونکو ہمارے سر دھرنا بیجا سلامتی عقل اور داب حق جوئی سے دور ہے اور یہ گمان ہو سکتا ہے کہ یہ اعتراضات صرف مسلمانون کا دل دکھانے کے لئے از خود اختراع کرکے پیش کئے گئے ہین ایسی جھوٹی تہمتون سے بجائے فائدہ کے نقصان اور بجائے صلح کے نفاق اور اختلاف زیادہ ہوتا ہے +

اس تحقیقات کی علت غائی یہ ہونی چاہیئے کہ امر حق کھل جاوے اور خدا کا جلال ظاہر ہو اور تمام قومین حق پرست ہو جائین اور صلح اور اتفاق اور اخوت کا رابطہ ایسے مستحکم طور پر قائم ہو جاوے کہ ایک دوسرے سے سچی محبت کرنے لگ جائین اور ٹھنڈے دل سے اس کی باتون کو سن کر غور کرین اسلئے ضروری ہے کہ خلاف واقعہ اور غیر مسلمہ باتون کو کوئی فریق پیش نہ کرے تاکہ ملک مین بہبودی بڑھے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہو +

یہ تحریری بحث جسکے لئے آریہ سماج کیطرف سے ۱۳ - مئی سنہ ۱۹۰۳ کے جلسہ آریہ سماج مین اعلان کر دیا گیا تھا کہ وہ ہم سے ایسے مباحثہ کو منظور کرتے ہین

کہ جس مین کوئی فردی اور شخصی مباحثہ نہین بلکہ یہ ساری کاروائی آریہ قوم کیطرف سے ہے اس لئے قوم کے تمام افراد کو پورے طور پر اطلاع اور گنجایش اور آزادی ہونی ضروری ہے کہ اس مباحثہ مین اپنی طرف سے پورا زور لگائین اور جن جن کو ہمارے مسئلہ طلاق پر کوئی کسی طرح کا اعتراض ہے وہ سب آریہ سماج جمع کرے تاکہ پھر کوئی بات باقی نہ رہ جائے +

ہماری طرف سے تو ایک اشتہار اس سے پہلے نیوگ کے متعلق نکل چکا ہے۔ لیکن ابھی تک آریہ سماج کیطرف سے کوئی اشتہار اس مضمون کا نہین نکلا کہ جس مین انہون نے اپنی قوم کے اصحاب کو طلاق پر اعتراضات لکھنے کے لئے درخواست بھی کی ہو۔ چونکہ یہ پبلک معاملہ ہے اسلئے ہر بات پبلک ہونی چاہیئے لہذا بعد انتظار ہم آریہ بھائیون سے درخواست کرتے ہین کہ وہ بھی اپنی قوم سے مسئلہ طلاق پر اعتراضات جمع کرنے کا جلد انتظام فرمائین + والسلام علےٰ من اتبع الہدےٰ + (باقی آیندہ)

۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۰۶ء خاکسار معراج الدین عمر احمدی جائنٹ سکرٹری

مسیحی تعصب

احمدی جماعت کے ایک مخلص ممبر میان غلام محمد صاحب جو کہ امریکن مشن ضلع گورداسپور کے مدرسہ مقام دھاریوال مین عرصہ ۸ سال سے مدرس تھے اور اپنی خدمات کو بڑی دیانت داری سے بجالاتے تھے صرف اسلئے مدرسہ کی ملازمت سے موقوف کر دئے گئے ہین کہ وہ مرزا صاحب مسیح موعود ؑ کے مرید ہین اس سے پیشتر اسی طرح ایک مدرس صاحب مسمی منشی سکندر علی جو کہ امین پور کے مدرسہ مین متعین تھے اس وجہ سے موقوف کئے گئے کہ وہ حضرت مسیح موعود ؑ سے ملنے والے ہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انکو ملازمت سے برطرف کرنے سے پیشتر بعض مشنریون کیطرف سے متواتر اس قسم کی ہدایتین ہوتی رہی ہین کہ وہ حضرت مرزا صاحب سے اپنے تعلقات بیعت قطع کرین مگر یہ راسخ الایمان اصحاب مشنریون کے بہکانے مین نہین آئے آخر کار مشن نے انکو یہ دھمکی دی کہ تم کو ملازمت سے برطرف کیا جاویگا مگر جب اس کی بھی ہر دو اصحاب نے پروا نہ کی تو آخر کار انکو واقعی طور پر علیحدہ کر دیا گیا اور میان غلام محمد صاحب کو جو سرٹیفکیٹ دیا گیا ہے اس مین ان کی ہشت سالہ حسن خدمات کا اعتراف کر کے علیحدگی کیوجہ صرف یہی لکھی گئی ہے کہ یہ شخص چونکہ مرزا صاحب کا مرید ہے اس لئے اسے علیحدہ کیا جاتا ہے چنانچہ اس انگریزی سرٹیفکیٹ کا ترجمہ یہ ہے +

"منشی غلام محمد ۸ سال تک ہماری ملازمت مین رہا ہے اور اپنے کام کو عمدہ طور سے بجالاتا رہا ہے ہم اسے صرف اسلئے ڈسمس کرتے ہین کہ وہ قادیانی فرقے سے ملگیا ہے +"

یہ اس مسیحی تعلیم کا عملی نمونہ ہے جو کہ پادری لوگ گرجون اور بازارون مین سنا سنا کر لوگون کو مسیحیت کیطرف بلاتے ہین ایسی کارروائی سے سوائے اسکے اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آج کل کے مشنریون کی حالت گندم نمائی اور جو فروشی کی ہے اور اس واقعہ سے انہون نے خود اس امر کی شہادت دیدی ہے کہ اسوقت اگر مسیحی مذہب کا کوئی خطرناک دشمن ہو سکتا ہے کہ جس نے اس عیسویت کے بت کو پاش پاش کر دینا ہے تو وہ صرف احمدی مشن ہے جسکا پودا خدائے قدوس نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے ورنہ کوئی بتلائے کہ میان غلام محمد اور سکندر علی مین کونسی ایسی بات تھی کہ جس کی وجہ ان کا مدرسہ مین رہنا عیسائی اصحاب کی آنکھون مین کھٹکتا تھا۔ شعائر اسلامی کی پابندی جیسے یہ دونون اصحاب کرتے ویسے ہی دوسرے مسلمان مدرس بھی مشن کے دوسرے مدرسون مین کرتے ہین اور خود مدرسہ دھاریوال مین مسلمان مدرس موجود ہین۔ مشن کے مدرسون مین ہندو بھی ہوتے ہین سکھ بھی ہوتے ہین پھر جائے تعجب ہے کہ اگر مسیحی تعصب کا نشانہ مذہبی حیثیت سے اگر ہوئے تو صرف احمدی ممبر ہی ہوئے کیا اس واقعہ سے ہم یہ نہین سمجھ سکتے کہ مشنری لوگون کے دلون مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ مرزا صاحب کے مریدون کے سوا دیگر جسقدر مذاہب کے لوگ ہین وہ اگرچہ برائے نام تو غیر مذاہب کے پابند اپنے آپ کو بتلاتے ہین مگر دراصل وہ اندرونی طور پر جان و دل سے عیسائی ہین اگر عیسائی نہین تو کم از کم مسیحیت کے حامی تو ضرور ہین۔ مسیحی مذہب کی روح روان اور کل دار و مدار صرف اسی بات پر ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے اور جسقدر اہل اسلام یہ عقیدہ رکھتے ہین۔ عیسائی مشنری کسی طرح بھی ان کو اپنے مذہب سے جدا نہین خیال کرتے کیونکہ وہ جانتے ہین کہ نبی کریم آخر الزمان کے مقابلہ مین اس عقیدے والے اہل اسلام کے دلون مین مسیح کی عظمت زیادہ بیٹھی ہوئی ہے اور مسیح کی نسبت یہ لوگ وہ وہ صفات تجویز کرتے ہین کہ جن کی خصوصیت سوائے ذات باری تعالےٰ کے اور کسی نبی مین ہو ہی نہین سکتی۔ پس جس صورت مین بجز احمدی فرقہ کے دیگر اہل اسلام کے بارے مین مشنری صاحبان کو تسلی ہے کہ وہ ہمارے مذہب کے کھلے کھلے حامی اور مددگار ہین تو پھر ان کی طرف سے کسی مذہبی عناد اور بغض کی انکو کیا ضرورت ہے اور سب سے زیادہ بڑھکر قابل افسوس یہ امر ہے کہ یہ مشنری لوگ اپنی گورنمنٹ کے مذاق کو بھی نہین سمجھتے گورنمنٹ نے انتظام سلطنت مین مذہبی تعصب کو کوئی دخل نہین دیا ہے ہر ایک مذہب کو آزادی دی ہے مگر یہ ایسے نادان ہین کہ اپنی اس قسم کی کارروائیون سے اپنی اس مذہبی تعلیم کو جسے گلا پھاڑ پھاڑ کر بازارون مین سناتے ہین ملیا میٹ کر رہے ہین اگر مشنریون کو خدا کی ذات پر کچھ بھی توکل اور بھروسا ہوتا اور وہ اپنے مذہب کو حقانی مذہب خیال کرتے تو پھر ان کو اس بات سے کیا ڈر تھا کہ ایک شخص وفات مسیح کا قائل انکے مدرسہ مین موجود ہو۔ زیادہ تر افسوس ان کور چشم یہود صفت اہل اسلام پر بھی ہے جو بار بار سوال کیا کرتے ہین کہ آجتک مرزا صاحب نے کیا کیا اب وہ دیکھین کہ یہ الٰہی ہیبت اور رعب اور دلونکو دھڑکا جو کہ مسیحی مشن والونکو حضرت مرزا صاحب کے مریدون کیطرف سے لگا ہے یہ کس کی کارروائی ہے۔ پرانی کہانیون مین ہم سنا کرتے تھے کہ فلان دیو کی جان ایک طوطے مین تھی جو فلان فلان پہاڑ کی فلان غار مین ایک کنوئین مین ایک پنجرہ کے اندر لٹکتا ہے اسی طرح عیسائی مذہب کی جان صرف مسئلہ وفات مسیح مین تھی جسے شد و مد سے حضرت مسیح موعود نے پیش کر کے عیسویت کی عمارت کو گرانا چاہا ہے بلکہ یون کہو کہ گرا دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر ایک مشنری کو معلوم ہو جاوے کہ فلان احمدی سامنے سے آ رہا ہے تو وہ کوشش کرتا ہے کہ راستہ بدل کر اور طرف سے نکل جاوے اور نوبت مقابلہ کی نہ آوے اور حق کے اس رعب اور جلال نے امریکن مشن والونکو مجبور کیا کہ وہ احمدی احباب کو مدرسہ سے الگ کر دیوین تاکہ باطل کی تاریکی جو کہ وہ نادان بچون کے دلون مین پیدا کرتے ہین حق کے نور سے جاتی نہ رہے بہر حال یہ ایک بڑی قابل شرم اور مکروہ حرکت

طبی نوٹ

بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر نمبر ۲۶ مطبوعہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء

اسی طرح جب مین اس کی مشق کر رہا تھا ایک شخص میرے پاس جلاب کی گولیان لینے آیا مین نے اسے دو تین گولیان دین جس سے تین چار اسہال اکثر آجاوین اس نے کہا کہ اس سے چھ سات اسہال آجاوینگے تب مین نے اس کی یہ خواہش دیکھکر اس سے وہ گولیان لین اور ان پر دم کیا کہ ان کی قوت تاثیر بڑھ جاوے اور اسے واپس دیدین جب اس کو پھر پوچھا تو اس نے کہا کہ برابر سات اسہال مجھے آئے ہین +

اس علم کے اور مشاقون نے اسپر جسقدر کتب لکھی ہین انہون نے تو یہ امر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا اس علم کے ذریعہ سے خدائی کی کل ہاتھ مین آجاتی ہے اور اسکا عامل اپنی ذات مین ایک قادر مطلق ہستی ہوتا ہے مگر یہ بات غلط ہے صرف ایک حد کے اندر اندر اسکا عمل کام کرتا ہے اور جیسے ایک طبیب کو اپنے علاج مین ناکامی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح اس کے عامل کو بھی ہوتی ہے ابھی چند ماہ کی بات ہے کہ ایک صاحب ریاست پٹیالہ سے ایک ہمارے بھائی کا علاج بذریعہ توجہ کرنے کیلئے آئے تھے اور ایک ماہ تک کوشش کرتے رہے مگر تاہم کامیابی نہ ہوئی۔ پنڈت انبا پرشاد صاحب جنہون نے اس علم پر کتابین لکھی ہین اور بہت سی لافین ماری ہین کہ ہر ایک شے کو اس سے انسان تسخیر کر سکتا ہے حالانکہ جب ان کی گرفتاری کے واسطے پولیس آئی تو کسی کو تسخیر نہ کر سکے اور بھاگے بھاگے پھرتے رہے۔ غرضیکہ اصل قوت۔ تصرف اور طاقت ہر ایک قسم کی اللہ تعالےٰ ہی کی ذات کو ہے اور دنیا مین جسقدر علوم ہین وہ اسی کے پیدا کئے ہوئے ہین اور اسی کے اذن سے ایک حد تک ان کے اندر تاثیرات ہین۔ یہ مین نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے احباب کہین ان باتون کو پڑھکر کسی مغالطہ مین نہ پڑ جاوین صرف ایک علم کی واقفیت کی نیت سے اسے پڑھین +

علم توجہ کے ذریعہ سے بیمارونکو اچھا کرنے کے بہت طریق ہین بعضے تو اپنے خیال سے چارون اخلاط بن کر مریض مین داخل ہو جاتے ہین۔ اور بعضے محض شفا بن کر خون مین نفوذ کرتے ہین بعضے مریض کی روح کو اپنی روح کے ساتھ یکرنگ کرکے کمال دلسوزی سے دعا کرتے ہین اور ہمارے نزدیک یہ طریق دعا والا بہت عمدہ ہے۔ بعضے رومال یا چادر کے کونے سے کمال رجوع سے مریض کے مرض کو زمین پر جھاڑتے ہین۔ بعض مرض کی جگہ پر مریض کا ہاتھ دھرواتے ہین اور تھوڑی تھوڑی دیر بعد ہٹواتے ہین۔ بعض اپنا ہاتھ مریض کے سر سینہ یا قلب یا معدہ وغیرہ مقام پر دھرتے ہین اور بعض بزرگ اپنے مریضون کو چپ و راست بٹھا کر آپ قبلہ رو تسبیح ہاتھ مین لیکر وظیفہ کے بہانے خاموش بیٹھ جاتے ہین۔ بڑے بڑے سخت امراض کو دور کرتے ہین۔ غرضیکہ اصول ان سب باتونکا ایک ہی ہے اگرچہ صورت مین اختلاف ہے +

اس امر کا بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ انسان کے اندر وہ کیا شے ہے جو توجہ کا عمل کرتے وقت عامل کے اندر سے نکلکر معمول کے اندر داخل ہوتا اور اسے شفا دیتا ہے اور خواہ مریض موجود ہو یا نہ موجود ہو یہ برابر اس تک پہونچ جاتا ہے۔ یہ اصل مین ایک نور ہے جو ہر ایک انسان کے اندر خدا تعالےٰ نے پیدا کیا ہے اور دنیا کے ہزارون کام اس سے تعلق رکھتے ہین اسی کے ذریعہ سے انسان ایک دوسرے انسان سے نسبت اور محبت پیدا کر لیتا ہے اور اس سے بغض و عداوت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کی اصلاح روحانی و جسمانی کا باعث بھی یہ نور ہوتا ہے۔ انسان کے ارادہ اور نیت کے تابع یہ ہوتا ہے اور جہان جہان وہ اسے پہونچاوے وہ پہونچتا ہے اسکا فیضان عالم غیب سے ہر وقت انسان پر ہوتا رہتا ہے اور ہر وقت جسم انسان مین داخل اور خارج ہوتا ہے +

سانس۔ منہ۔ ناک اور آنکھ سے یہ زیادہ خارج ہوتا ہے اور سر اور چہرہ اور منہ مین زیادہ جمع رہتا ہے اس لئے مریض کو ٹکٹکی باندھکر دیکھنے اور دم کرنے سے شفا ہوتی ہے +

اگر تم سمجھنا چاہو تو اس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ تم کسی اپنے دوست کو کہو کہ وہ اپنے ہاتھ کی انگلیان ذرا خم کئے ہوئے کچھ فاصلہ پر تمہارے جسم سے رکھے اور پیشانی سے چہرہ کی ٹھوڑی تک آہستہ آہستہ لاوے تو تمکو پیشانی اور چہرہ مین ایک حرارت اور گدگدی سی معلوم ہوگی۔ یہی وہ نور ہے۔ جس نے حرارت اور گدگدی کو پیدا کر دیا ہے اور یہی مریض کو اثر کرتا ہے اور انسان کی نیت اور ارادہ کے تابع ہوکر بیماری کی جگہ۔ پانی اور اور چیزون مین جمع ہو جاتا ہے اور جیسے آگ لوہے مین تاثیر کرکے پھر اور لوہے کو آگ کیطرح بالکل سرخ کر دیتی ہے ویسے ہی یہ نور بھی دل۔ بدن اور حواس خمسہ مین تاثیر کرتا ہے +

اکثر لوگ اضطراب مین ہونگے کہ توجہ کی عام ترکیب کیا ہے مگر یاد رہے کہ جسقدر لوگ اس فن کے کامل اور واقف کار گذرے ہین یا جن جن لوگون نے اسپر کتابین لکھی ہین ان سب کا یہ مشورہ رہا ہے کہ بہت سی تاکید اور شرائط کی تفہیم کے بعد انہون نے اسکا عمل بتلایا ہے تا کہ کوئی طالب بجائے نفع کے اس سے نقصان نہ اٹھاوے اور بجائے اس کی ہدایت کے یہ علم اس کی ہلاکت کا موجب نہ ہو۔ مقبولان خدا اور اولیاء اللہ نے اس علم کو ایجاد کیا ہے اور خدا کے پاک بندون نے اللہ کی رضامندی کے واسطے اسے جاری کیا ہے۔ اس لئے اس میدان مین نہایت ادب اور پرہیزگاری اور صلاحیت سے قدم رکھنا چاہئے جیسے یہ نور خود پاک ہے ویسے ہی اپنے عامل کی پاکیزگی سے ترقی کرتا ہے اور شفا بخشتا ہے۔ اس لئے اس علم کے جاننے والے کو چاہئے کہ وہ ہر ایک قسم کے ظلم زیادتی جھوٹ فریب۔ شرک۔ فسق و فجور سے بچے مصیبت زدون کے دکھ درد مین شریک رہے۔ اور تحصیل دنیا کی نیت سے اسے نہ اختیار کرے + سچ بولنے اور صاف رہنے کی عادت کرے ان باتون سے اس علم کا عامل ترقی کرتا ہے اور اسکے اخلاق حسنہ کا اثر مریض پر پڑتا ہے۔ نیز جس مریض پر توجہ کیجاوے اسے بھی ان تمام باتونکی تاکید کر دیجاوے۔ جب اسکا عامل بدی کا مرتکب ہوتا ہے یا برے اخلاق اور ردی عادات اختیار کرتا ہے تو یہ نور بھی میلا اور گندہ ہو جاتا ہے اور بجائے شفا کے نقصان دیتا ہے اور مریض کے اخلاق کو بگاڑتا ہے۔ تجربہ ہوا ہے کہ اگر عرصہ دراز تک مریض کی تندرستی کی نیت سے توجہ کی گئی تو اس سے مریض صالح اور پرہیزگار بن جاتا ہے۔ میرے ملنے والون سے ایک شخص فاسق فاجر شرابخوار تھا اس نے ایک دفعہ چاہا کہ اس عمل کی ترکیب مجھ سے سیکھے مین نے اسے نصیحت کی کہ وہ ان اعمال بد سے توبہ کرے اور زیادہ عرصہ تک پرہیز رکھے۔ (باقی آئندہ)

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعت مین داخل ہونیوالون کی فہرست

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۰۶۷	اہلیہ نعمت خان وٹینری	چھاؤنی	پشاور
۱۰۶۸	سید نادر علیشاہ صاحب نمبردار	چیچی	گورداسپور
۱۰۶۹	سید رفیق الدین صاحب		کٹک
۱۰۷۰	سید میر نظام الدین صاحب	〃	〃
۱۰۷۱	سید رئیس الدین صاحب	〃	〃
۱۰۷۲	چراغدین صاحب ولد قاضی نبی بخش	ہیدن	جھنگ
۱۰۷۳	والدہ احمد دین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۷۴	فتح بی بی ہمشیرہ احمد دین	〃	〃
۱۰۷۵	مسماۃ روشنائی دختر احمد دین	〃	〃
۱۰۷۶	کرم بھری 〃 〃	〃	〃
۱۰۷۷	اہلیہ احمد دین	〃	〃
۱۰۷۸	روشن دین	〃	〃
۱۰۷۹	حسین بخش جمعدار ریکوکاٹیج	صدر بازار	میانمیر
۱۰۸۰	نظام الدین	دہر کوٹ رندھاوہ	گورداسپور
۱۰۸۱	عبداللہ خان لکڑی فروش	صدر بازار	سیالکوٹ
۱۰۸۲	شیخ عبدل	الہ آباد	الہ آباد
۱۰۸۳	زوجہ شیخ عبدل	〃	〃
۱۰۸۴	نبی بخش ولد نور محمد محلہ ٹبہ معماران	سیالکوٹ	سیالکوٹ
۱۰۸۵	محمد یسین ولد محمد یمین	پنڈی چری	منٹگمری
۱۰۸۶	محمد یمین	〃	〃
۱۰۸۷	زوجہ محمد یمین	〃	〃
۱۰۸۸	مسماۃ اللہ بخشائی دختر محمد یمین	〃	〃
۱۰۸۹	چوہدری بوٹے خان دفعدار	نتھو کے	سیالکوٹ
۱۰۹۰	حافظ محمد بہاء الدین مدرس	بید نگر	حیدر آباد
۱۰۹۱	معراج دین	ترگڑی ڈاکخانہ	
۱۰۹۲	محمد اسمٰعیل	میانی گھاڑو	
۱۰۹۳	جمن خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ	گلاڑی	سمالی لینڈ
۱۰۹۴	محمد نذیر صاحب	〃	〃
۱۰۹۵	نصیر احمد ولد محمد یوسف ٹھیکہ گسیٹ	کوہ حکرو	
۱۰۹۶	عبدالکریم طالب علم بورڈ سکول	سیالکوٹ	
۱۰۹۷	اللہ رکھا طالب علم 〃	〃	
۱۰۹۸	عبدالقیوم پٹواری نہر		
۱۰۹۹	گل محمد چوکیدار گرجاگھر	کوہ غونٹہ	

نمبر شمار	نام	مقام	ضلع
۱۱۰۰	مولوی نیاز محمد مدرس میانمیر	میانمیر	لاہور
۱۱۰۱	غلام رسول	گڑہ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۲	میان الٰہی بخش	ڈنگہ	گجرات
۱۱۰۳	میان رحمت اللہ ولد جوہڑ	راہون	جالندھر
۱۱۰۴	میان عبداللہ 〃	〃	〃
۱۱۰۵	محمد حیات ولد خدا بخش	ہٹری شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۱۱۰۶	غلام محمد ولد احمد دین ٹکیانہ	ٹکیانہ	گجرات
۱۱۰۷	غنی خان نمبردار راہون بنہو خان	گڑہ شنکر	ہوشیارپور
۱۱۰۸	محمد حسین ولد محکم دین	چنیوٹ	
۱۱۰۹	گھسیٹا ولد نظام رنگپورہ	رنگپورہ	سیالکوٹ
۱۱۱۰	محمد اسمٰعیل پوسٹماسٹر	پہاڑپور	ڈیرہ اسمٰعیل
۱۱۱۱	میان عبداللہ ولد محمد شاہ	کوٹلہ مہر علی	گوجرانوالہ
۱۱۱۲	احمد دین ولد موجا	بہاگو آرائیں	جالندھر
۱۱۱۳	عبدالرحمن ولد احمد دین	〃	〃
۱۱۱۴	مسماۃ عمرو دختر 〃	〃	〃
۱۱۱۵	اہلیہ احمد دین	〃	〃
۱۱۱۶	مفتی چراغدین صاحب	کپور تھلہ	
۱۱۱۷	میان محمد عظیم	گجو چک	گوجرانوالہ
۱۱۱۸	میان محمد دین ولد امیر بخش	〃	〃
۱۱۱۹	صوبا ولد گوہر	〃	〃
۱۱۲۰	سید محمد علیشاہ امام مسجد	ساٹ گڑہ	ہوشیارپور
۱۱۲۱	عبدالوہاب ولد جیندو	بہوڑ	پٹیالہ
۱۱۲۲	نتھو ولد چھوٹا	〃	〃
۱۱۲۳	عبدالغنی خانصاحب افسر فراشخانہ	〃	〃
۱۱۲۴	شیخ رحمت علی ولد شیخ اکبر علی	〃	〃
۱۱۲۵	چوہدری نواب دین	مریانوالہ	سیالکوٹ
۱۱۲۶	چوہدری نبی بخش	〃	〃
۱۱۲۷	چوہدری نواب دین عرف نائب	ننگل نائب	〃

چھپوائی کے لئے سہولت

صیانۃ الناس + اندنون مین مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک خط بنام مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی روانہ کیا تہا اسکا جواب مولوی صاحب نے ایک رسالہ کی شکل مین دیا ہے اور الگ طبع کرایا ہے جو کہ دفتر البدر کی احمدیہ بک ایجنسی سے بقیمت ایک آنہ و پائی ملسکتا ہے + ہر ایک مقام کی احمدی جماعۃ کو چاہیے کہ اسکی

انوار الاسلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل پروپرائیٹر چھپکر شائع ہوا +